Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

بدھ 25-اگست 1999ء - 12 جمادی الاول 1420 ہجری - 25- ظہور 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 191

قناعت کا سبق

حضرت عبیداللہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جس شخص نے دلی اطمینان اور جسمانی صحت کے ساتھ صبح کی اور اس کے پاس ایک دن کی خوراک ہے اس نے گویا ساری دنیا جیت لی اور اس کی ساری نعمتیں اسے مل گئیں۔

(جامع ترمذی کتاب الزہد باب فی الزہادۃ)

جلسہ سالانہ برطانیہ 1999ء کے تیسرے دن حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا اختتامی خطاب یکم اگست 1999ء

حضرت مسیح موعود نے فرمایا "اللہ لوگوں کے سر پکڑ کر میری طرف بھیج دے گا"

ایک پیالہ دودھ اور تین توس کھا کر حضرت مسیح موعود نے صبر و شکر کا اظہار فرمایا

"الٰہی اس شکل و صورت کا انسان آجتک نہیں دیکھا":

حضرت مسیح موعود کی زیارت کے بعد حضرت چوہدری نظام الدین صاحب کا تاثر

گھٹنوں کے درد کے مریض کو جو خود اٹھ نہ سکتا تھا حضرت مسیح موعود نے فرمایا اٹھو! اٹھو! اور مریض صحتیاب ہو گیا

حضرت مسیح موعود کی زیارت کے لئے پٹنہ سے قادیان پیدل سفر کی دردناک اور ایمان افروز روداد

(خطاب کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

قسط چہارم

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی

پیدائش 79-1877ء بیعت بذریعہ خط 1897ء دستی بیعت 1899ء۔ وفات 1963ء صاحب کشف والہام صوفی منش بزرگ۔ جماعت احمدیہ کے پرجوش سرگرم داعی الی اللہ۔ پنجابی اردو عربی فارسی کے شاعر تھے۔ حضرت مسیح موعود کے دربار میں اپنا کلام پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔

بیان کرتے ہیں کہ حافظ آباد کے علاقے سے ایک شخص قادیان آنے کے لئے بٹالہ میں اترا تو اسے بخار آگیا۔ مولوی محمد حسین بٹالوی نے کہا کہ اگر مرزا صاحب سچے ہوتے تو رستے میں تمہیں بخار نہ ہوتا۔ یہ تو دکانداری ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود کے پاس پہنچا تو حضور نے کہا کہ یہ وہ دوکان ہے جہاں خدا اور اس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا سودا ملتا ہے۔ یہ کہنا تھا کہ معاً اس شخص کا تیز بخار اتر گیا اور وہ خدا کے فضل سے صحت پا گیا۔

حضرت میاں عبدالرشید صاحب ابن میاں چراغ دین صاحب لاہور

بیعت 1897 یا 1900ء آپ نے والد کے خواب کی بناء پر بیعت کی امرتسر میں لمبا عرصہ ملازمت کرتے رہے۔ دعوت الی اللہ کا بے حد شوق رکھتے تھے۔ جنہوں نے آپ سے کام سیکھا ان میں سے اکثر احمدی ہو گئے۔

روایت: امرتسر میں واقع شوالہ کے عین سامنے ایک پہلوان عزیز نامی شخص تھا وہ حضرت اقدس مسیح موعود کی بہت توہین کیا کرتا (نعوذ باللہ) کہنے لگا مرزا صاحب فوت ہوئے تو (نعوذ باللہ) آپ کی نعش خراب ہو گئی اس میں عفونت پڑ گئی۔ آپ نے اسے سمجھایا کہ خدا سے ڈر۔ اللہ گرفت بھی کر لیا کرتا ہے۔ ہرگز ایسا کوئی واقعہ نہیں ہوا۔ ایسی باتوں سے انسان پر وبال آجاتا ہے۔ وہ شخص مکان پر سویا ہوا تھا چھت پر منڈیر نہ تھی۔ رات کو اٹھا چھت سے ملحقہ پیپل کے درخت پر کپڑا ڈالنا چاہا مگر توازن برقرار نہ رکھ سکا اور باہر بازار میں گر گیا۔ صبح نماز کے وقت لوگ گزرے تو دیکھا کہ عزیز پہلوان گرا ہوا ہے۔ وہ اس وقت مر چکا تھا اور بے شمار کیڑے اس کے جسم پر رینگ رہے تھے۔ لاش اٹھانے کے لئے پولیس کا انتظار کیا جا رہا تھا۔ عفونت بہت تھی۔ کیڑوں سے لاش ڈھکی ہوئی تھی۔

حضرت سید احمد نور کابلی۔ خوست افغانستان

تحریری بیعت 1898ء۔ زیارت 1902ء۔ وفات 1952۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آپ وہی ہیں جنہوں نے رات کو چھپ چھپ کر حضرت صاحبزادہ عبداللطیف کی نعش مبارک پتھروں کے ڈھیر سے نکالی اور سپرد خاک کی۔

آپ نے 1902ء میں قادیان آکر بیعت کی۔ حضرت مسیح موعود نے مکان دیا۔ شادی کرائی۔ آٹا دیا اور فرمایا جب تک احمد نور زندہ ہے میرے حساب سے اس کو راشن دیا جائے۔

حضرت محمد رحیم الدین صاحب احمدی

آپ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز حضرت مسیح موعود بڑے پریشان تھے حضور نے فرمایا رات میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ پنجاب اور دیگر علاقوں میں فرشتے سیاہ رنگ کے پودے لگا رہے ہیں جن کے درخت کریہہ صورت ہیں۔ یہ طاعون کے پودے ہیں۔

بیان کرتے ہیں کہ کرم دین کے مقدمے میں میں نے سنا کہ مجسٹریٹ حضور کو نہیں چھوڑے گا۔ میرے دل میں بڑی خلش تھی۔ دعا کی تو اللہ نے مجھے الہام کیا۔

"مرزا صاحب کا بال بھی بیکا نہ ہو گا"

خدا کے فضل و کرم سے بعد کے حالات میں ایسا ہی ہوا۔ الحمدللہ۔

حضرت میاں سونے خان صاحب۔ ہوشیار پور

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:۔

آپ کو ایک سے زائد مرتبہ خواب میں کہا گیا کہ قادیان جا کر بیعت کرو۔ کیوں نہیں کرتے۔ حضرت مسیح موعود سے ملاقات کی حضور نے فرمایا تم وہی سونے خان ہو۔ خوابوں والے۔

حضرت عمردین صاحب ضلع گجرات

انہوں نے 1899ء میں تحریری بیعت کی۔ 1900ء میں زیارت اور دستی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ انہوں نے بتایا کہ قادیان میں میں 1900ء میں آیا تھا۔ بیت اقصیٰ میں بیٹھ کر دعا کی۔ اور عرض کیا کہ مولا جو تو نے مجھے خواب میں دکھایا تھا مرزا صاحب وہی شخص ہوئے تو بیعت کروں گا ورنہ واپس ہو جاؤں گا۔ حضرت مسیح موعود تشریف لائے تو میں نے دیکھا کہ آپ وہی ہیں جن کو میں نے افریقہ میں خواب میں دیکھا تھا۔

حضرت میاں خیر الدین ولد چراغ دین صاحب

حضرت صاحب نے فرمایا۔

بیعت و زیارت 1900ء

بیان کرتے ہیں کہ 4-اپریل 1905ء کو میرا لڑکا 5 سال کی عمر کا تھا کہ بھونچال آگیا۔ ہم کچے مکان میں رہتے تھے۔ ڈسکہ میں بڑی بڑی حویلیاں گر گئیں حیوانات اور پرندے بھی چلا رہے تھے۔ مگر ہمارا مکان بچ گیا۔ میں نے سوچا یہ حضرت مسیح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موعود کی برکت ہے۔

بیان کرتے ہیں کہ میری بیوی سخت بیمار تھی۔ میں اسے مولوی عبداللہ صاحب کے پاس لے گیا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت مسیح موعود کو خط لکھو۔ دعا کے لئے عرض کیا۔ خود بھی رو رو کر دعائیں کرتا رہا۔ مجھے محسوس ہوا کہ دائیں طرف حضرت مسیح موعود کھڑے ہیں اور فرماتے ہیں کوئی فکر نہ کرو تمہاری دعا قبول ہو گئی ہے۔ اس آواز سے میں جیسے ہوش میں آگیا۔ فوراً گھر آیا۔ دیکھا تو اللہ نے میری بیوی کو صحت دے دی تھی۔

حضرت میاں عبدالرزاق صاحب۔ سیالکوٹ

حضرت صاحب نے فرمایا آپ حضرت مسیح موعود کے لیکچر سیالکوٹ کے وقت سیالکوٹ گئے جب حضرت مسیح موعود لیکچر کے بعد واپس جانے لگے تو چند لوگوں نے حضور پر راکھ پھینکی۔ وہ سارا کنبہ دیکھتے دیکھتے مر گیا۔ دو کو دفن کر کے آتے تو دو اور تیار ہوتے۔ ان کا تمام محلہ جنڈانوالا تباہ ہو گیا۔

حضرت مولوی محمد جی صاحب۔ ایبٹ آباد

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا انہوں نے 1903ء میں زیارت حضرت مسیح موعود کی۔ بیان کرتے ہیں کہ موضع داتہ میں سنا کہ پنجاب میں کوئی شخص ہے جس نے پہلے خدائی کا دعویٰ کیا تھا اب نبوت کا دعویٰ کر دیا ہے۔ ایک یاغستانی طالب علم نے یہ سنا تو گالیاں نکالنی شروع کر دیں۔ مانسہرہ میں ایک لڑکا عیسائی ہوا۔ اس سے مولوی کی گفتگو ہوئی تو مولوی مغلوب ہو گیا۔ اس پر یاغستانی طالب علم نے حضرت مسیح موعود کی کتاب کا مطالعہ کیا اور آخر کار احمدیت قبول کر لی۔ مولوی نے کہا کہ تم تو گالیاں نکالتے تھے۔ تم یاغستان کے ہو جان سے ہاتھ دھو بیٹھو گے۔ بیان کرتے ہیں کہ خاکسار احمدیوں کے ساتھ نماز میں شریک ہوتا۔ احمدی کہلاتا۔ پھر بیعت کا خط لکھ دیا۔ اور قبولیت بیعت کا جواب آگیا۔

حضرت ذوالفقار علی خان گوہر ابن عبدالعلی خان رام پور

حضور انور ایدہ اللہ نے رجسٹر روایات سے رفقاء حضرت مسیح موعود کا تذکرہ جاری رکھتے ہوئے حضرت ذوالفقار علی خان گوہر صاحب کے بارے میں فرمایا انہوں نے 1900ء میں بیعت کی۔ 1904ء میں مقدمہ کرم دین کے موقع پر زیارت کی۔ بعد ازاں ناظر اعلیٰ بھی رہے۔ اعلیٰ پایہ کے شاعر تھے۔ کلام گوہر کے نام سے آپ کا کلام شائع شدہ ہے۔ ان کی اولاد میں حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب سابق ناظر اصلاح وارشاد اور حبیب اللہ خان صاحب ایم ایس سی قابل ذکر ہیں۔

روایات: 1888ء میں یہ میٹرک میں تعلیم پاتے تھے۔ کہتے ہیں کہ الیگزینڈر رسل ویب کا خط پڑھا جس میں حضرت مسیح موعود کی تصدیق کی گئی تھی۔ 1892ء میں مولوی تفضل حسین اٹاری سے ملاقات کی۔ یہ بھی حضرت مسیح موعود کے مرید تھے۔

1904ء میں پہلی بار سفر قادیان اختیار کیا۔ اس وقت میرٹھ میں تھے۔ بٹالے آکر معلوم ہوا حضرت مسیح موعود مقدمہ کرم دین کے سلسلہ میں گورداسپور گئے ہوئے ہیں۔ وہیں سے گورداسپور روانہ ہو گئے۔ وہاں بہت زیادہ لوگ حضور کے دیدار کے لئے کچہری میں جمع تھے۔ ایک صاحب نے لوگوں کی کثرت کی طرف حضور کو متوجہ فرمایا تو حضور نے فرمایا مولوی صاحب مجھے کیا پرواہ ہے۔ کوئی بیعت کرے یا نہ کرے۔ لوگوں کے سر پکڑ کر اللہ میری طرف بھیج دے گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا آج اللہ نے ایک کروڑ کو پکڑ کر بھیج دیا ہے۔ الحمدللہ۔

ذوالفقار علی گوہر صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کے چہرہ مبارک پر اس قدر سرخی اور اتنا رعب تھا کہ دیکھا نہ جاتا تھا۔ کمرہ عدالت میں آپ کو دیکھا تو یوں لگتا تھا کہ شیر کٹہرے میں پھر رہا ہے۔

بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں بیت الدعا میں حضور کی برآمدگی کا منتظر تھا۔ حضور تشریف لائے اور فرمایا مولوی سرور شاہ صاحب سے کہہ دیں کہ میرے لئے کھانا یہیں لا دیں۔ دیکھا تو کھانا ختم تھا۔ مولوی صاحب کا چہرہ سفید پڑ گیا۔ حضور کو علم ہوا تو فرمایا جو ہے لے آؤ۔ چنانچہ دودھ کا ایک پیالہ اور تین توس ملے۔ جو حضور نے دودھ سے کھا لئے۔ اور صبر و شکر کا اظہار فرمایا۔ حضور کا عظیم مرتبہ اس دن میرے سامنے ظاہر ہوا۔

مقدمہ کرم دین میں خواجہ کمال الدین صاحب نے کہا کہ کرم دین سے آپ کی صلح کروا دیں؟ یہ سن کر حضرت مسیح موعود نے بہت جوش سے فرمایا۔ صلح کا مطلب یہ ہو گا کہ میں اپنے دعوے میں جھوٹا ہوں؟ میں نے از خود نبوت کا دعویٰ کر دیا ہے؟ یہ اللہ کا معاملہ ہے اس کو اللہ پر چھوڑ دیں نبوت کا مسئلہ جائے مخاصمت ہے یہ کوئی ذاتی تقریب نہیں ہے۔ میں نے خوب سوچ لیا ہے۔ حاضرین نے سوچا خواجہ صاحب کو ایسا جواب خود ہی دے دینا چاہئے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا سردست ان کی باقی روایات ابھی نہیں سنا رہا۔

حضرت چوہدری نظام دین صاحب ٹیلر ماسٹر

زیارت و بیعت 1902ء کبار رفقاء میں نام 182 ویں نمبر پر درج ہے بیان کرتے ہیں۔ میں حیران ہوں کہ نعمت عظمیٰ جو مجھے نصیب ہوئی۔ جس حالت میں میں تھا' اگر کئی برس بھی رہتا تو احمدیت کے نزدیک بھی نہ آتا۔ میرے پیدا کرنے والے نے مجھ پر احسان کیا اور سارا سفر ایک رات میں طے کر دیا۔ میں ہمیشہ جب احمدیوں سے گفتگو کرتا مخالفانہ اظہار کرتا۔ ہم اہل حدیث جہلم سے لاہور انجمن حمایت اسلام کے جلسے میں شرکت کے لئے گئے۔ اس جلسے کے پنڈال سے باہر ایک مولوی وعظ کر رہا تھا کہ مرزا (نعوذ باللہ) کوڑھی ہو گیا ہے کہ اس نے نبیوں کی ہتک کی ہے اور خود کو عیسیٰ کہا ہے وہ خدا کی قسم اٹھا کر جھوٹ بول رہا تھا۔ قرآن ہاتھوں میں اٹھا کر جھوٹ بول رہا تھا۔ اس نے ایک اشتہار شائع کیا اس میں بھی یہی لکھا۔ ہم چند ساتھیوں نے طے کیا کہ قادیان جائیں اور خود دیکھ کر آئیں ساتھیوں نے پہلے تو انکار کیا مگر پھر تیار ہو گئے۔ بٹالے سے یکہ لیا اور شام کو لنگر خانے مغرب کی نماز کے وقت پہنچ گئے۔ سامان اتارا اور بیت الذکر میں پہنچے۔ اور وہ جگہ پوچھی جہاں مرزا صاحب کھڑے ہو کر نماز ادا کرتے تھے میں وہیں بیٹھ گیا کہ مرزا صاحب نے یہیں آکر کھڑے ہونا ہے۔ چند منٹ کے بعد حضرت مسیح موعود تشریف لے آئے میں نے پاؤں سے سر تک حضور کو غور سے دیکھا۔ سر مبارک کے بالوں' ریش مبارک کے بالوں کو دیکھا۔ میں نے سوچا الٰہی اس شکل و صورت کا انسان آج تک نہیں دیکھا۔ بال سونے کی تاریں ہیں آنکھیں خوابیدہ ہیں حیا کا نمونہ ہیں۔ یہ وہ انسان ہے جس کو مولوی جھوٹا کہتے ہیں؟؟ امام نے اللہ اکبر کہا اور نماز شروع ہو گئی۔ میں سوچتا رہا ہمارا مولوی داڑھی رکھ کر' شرعی لبیں تراش کر' قرآن ہاتھ میں لے کر قسمیں کھاتا ہے مگر یہ شخص کیسے جھوٹا ہو سکتا ہے۔ کئی وساوس بھی آتے رہے نماز کے بعد حضور شہ نشیں پر بیٹھ گئے۔ مفتی صاحب کو یاد فرمایا۔ اور فرمایا مولوی صاحب کہاں ہیں؟۔ حضور نے باتیں شروع کر دیں۔ عشاء تک باتیں ہوتی رہیں۔

ہم آپس میں باتیں کرتے رہے کہ مولوی نورالدین صاحب سے پوچھتے ہیں۔ وہ سچ بولیں گے یہی مرزا صاحب ہیں یا کوئی اور ہیں۔ ہم مولوی صاحب کے پاس گئے اور پوچھا اور کہا کہ مرزا صاحب تو پلاؤ زردہ کھاتے ہیں۔ مولوی صاحب کہنے لگے پلاؤ زردہ تو ہم نے حلال ہی پڑھا ہے۔ میں نے جھٹ مولوی صاحب کے آگے اشتہار رکھ دیا۔ اس میں قرآن کی قسم کھا کر لکھا تھا کہ مرزا صاحب کو کوڑھ ہو گیا ہے! میں نے پوچھا کہ جو بتایا گیا تھا وہ تو نہیں ہے۔ مرزا صاحب تو تندرست ہیں۔ کیا یہی مرزا صاحب ہیں؟ مولوی صاحب نے کہا کہ یہی مرزا صاحب ہیں۔ پھر کیا تھا میرے آنسو نکل آئے۔ میں نے سوچا یہ لوگ واقعی زمانے کے دجال ہیں۔ میں نے کہا میری بیعت کرا دیں۔ حضور نے کہا جلدی نہ کرو۔ میں نے رو رو کر عرض کی بیعت لے لیں۔ دوسرے روز بیعت کر لی۔

حضرت حاجی محمد موسیٰ صاحب نیلا گنبد لاہور

میں نے حضرت مرزا صاحب کو خط لکھا کہ آپ قسم کھا کر کہیں کہ آپ ہی مسیح موعود ہیں۔ حضور نے اس لفافے کی پشت پر ہی لکھا۔ میں وہی مسیح موعود ہوں جس کی آمد کا وعدہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین
خاکسار مرزا غلام احمد۔

میاں فیروز دین صاحب کو گھٹنوں کے درد کی سخت شکایت تھی۔ دو آدمی پکڑ کر اٹھایا کرتے تھے۔ اللہ معجزہ دکھانا چاہتا تھا۔ حضور نے ان کو فرمایا میاں صاحب! کیا بات ہے۔ عرض کی درد بہت ہے۔ اس وقت امریکہ کے لوگ آئے ہوئے تھے۔ میاں فیروز دین بھی وہیں بیٹھے تھے۔ حضور نے فرمایا اٹھو۔ اٹھو۔ انہوں نے عرض کیا میں کہاں اُٹھ سکتا ہوں۔ پھر فرمایا اٹھو آخر کار وہ اٹھے۔ اس کے بعد گھٹنوں کی درد مرتے دم تک نہ ہوئی۔

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

جمعرات 26۔ اگست 1999ء

12-40 a.m.	فرنچ پروگرام۔
1-10 a.m.	احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل۔ المائدہ۔
1-30 a.m.	احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل۔ سینے کا سبق۔
1-55 a.m.	ترجمۃ القرآن کلاس۔
3-00 a.m.	جرمن زبان سیکھیے۔
3-30 a.m.	تقریر۔
4-05 a.m.	تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں۔
4-50 a.m.	چلڈرنز کارنر۔ گلدستہ۔
5-25 a.m.	لقاء مع العرب۔
6-30 a.m.	مجلس سوال و جواب حضرت صاحب کے ساتھ۔ 21-10-94
7-25 a.m.	اردو کلاس۔
8-30 a.m.	جرمن زبان سیکھیے۔
8-55 a.m.	ترجمۃ القرآن کلاس۔
10-05 a.m.	تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں۔
10-55 a.m.	چلڈرنز کارنر۔ گلدستہ۔
11-30 a.m.	سندھی پروگرام۔ خطبہ جمعہ۔ سندھی ترجمہ کے ساتھ 18-9-98
12-30 p.m.	احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل۔ المائدہ۔
12-50 p.m.	لقاء مع العرب۔
1-55 p.m.	اردو کلاس۔
3-00 p.m.	انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m.	تلاوت۔ خبریں۔
4-35 p.m.	عربی زبان سیکھیے۔
4-50 p.m.	تبرکات۔ تقریر حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب۔
5-50 p.m.	بنگالی سروس
6-55 p.m.	ہومیوپیتھی کلاس۔
8-00 p.m.	چلڈرنز کارنر۔ ترتیل القرآن۔
8-20 p.m.	چلڈرنز کارنر۔ واقفین نو۔
9-00 p.m.	جرمن سروس۔

روزنامہ الفضل ربوہ۔ پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی ربوہ۔ قیمت 2 روپے (50 پیسے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سید میر محمد اسحٰق صاحب

سیرت و سوانح کا اجمالی جائزہ

علمی ترقی کا فکر

آپ کے وصال پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا:-

"حضرت میر محمد اسحاق صاحب خدمات سلسلہ کے لحاظ سے غیر معمولی وجود تھے۔ درحقیقت میرے بعد علمی لحاظ سے جماعت کا فکر انہی کو رہتا تھا وہ رات دن قرآن و حدیث پڑھانے میں لگے رہتے تھے۔ زندگی کے اس آخری دور میں وہ کئی بار موت کے منہ سے بچے۔ کیونکہ جلسہ سالانہ پر وہ اس طرح اندھا دھند کام کرتے تھے کہ کئی بار ان پر نمونیہ نے حملہ کیا۔ میر صاحب کی وفات سلسلہ کا نقصان ہے اور اتنا بڑا نقصان ہے کہ بظاہر یہی نظر آتا ہے کہ اس نقصان کا پورا کرنا آسان نہیں۔ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم اس طرز کے تھے۔ ان کے بعد حافظ روشن علی صاحب اور تیسرے میر محمد اسحاق صاحب اس رنگ میں رنگین تھے۔"

(الفضل 19 مارچ 1944ء)

خودنوشت مختصر سوانح حیات

حضرت سید میر محمد اسحاق صاحب رسالہ جامعہ احمدیہ میں تحریر فرماتے ہیں۔

"میری پیدائش 8۔ ستمبر 1890ء کو بمقام لدھیانہ ہوئی۔ جہاں حضرت والد صاحب مرحوم (حضرت میر ناصر نواب) سرکاری ملازم تھے۔ غالباً 1894ء کے بعد سے مستقل سکونت قادیان میں ہے۔ قیام حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں آپ کے دار میں تھا۔ بچپن سے 18 سال کی عمر تک حضرت مسیح موعود کے روز و شب کے حالات مشاہدہ میں آئے اور اب تک قریباً اسی طرح ذہن میں محفوظ ہیں۔ گورداسپور' بٹالہ' لاہور' سیالکوٹ' اور دہلی کے سفروں میں ہمرکاب ہونے کا فخر حاصل ہے۔ آخری بیماری کی ابتداء سے وصال تک حضرت (اقدس) کے پاس رہا۔ حضور نے متعدد مرتبہ مجھ سے لوگوں کو خطوط کے جوابات لکھوائے۔ حقیقۃ الوحی کا مسودہ مختلف جگہوں سے فرماتے گئے۔ اور میں لکھتا گیا۔ روزانہ سیر میں آپ کے ساتھ جاتا۔ اور جانے کا اہتمام مثلاً قضاء حاجت و وضو کا انصرام اور ہاتھ میں رکھنے کی چھڑی تلاش کر کے دینے سے سینکڑوں دفعہ مشرف ہوا۔ آپ کی کتابوں میں بیسیوں جگہ میرا ذکر ہے۔ آپ کے بہت سے نشانوں کا عینی گواہ ہوں۔ اور بہت سے نشانوں کا مورد بھی ہوں۔ جن دنوں حضور باہر مہمانوں کے ساتھ کھانا کھایا کرتے تھے۔ دونوں وقت میں بھی شریک ہوتا تھا۔ مجھے یاد ہے ہم عربی میں اسقنی الماء کہہ کر پانی مانگا کرتے تھے۔ بچپن میں بیسیوں دفعہ ایسا ہوا کہ حضور نے مغرب و عشاء اندر عورتوں کو جماعت سے پڑھائیں۔ میں آپ کے دائیں طرف کھڑا ہوتا تھا۔ عورتیں پیچھے کھڑی ہوتیں۔ غالباً میں پیدائشی احمدی ہوں۔ نہایت چھوٹی عمر سے اب تک حضور کے دعاوی پر ایمان ہے....... 1910ء میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ 1912ء میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ملازمت میں داخل ہوا۔ جامعہ احمدیہ کے قیام سے قبل مدرسہ احمدیہ میں مدرس تھا۔ اب جامعہ احمدیہ میں پڑھاتا ہوں۔ (1930ء کا ذکر ہو رہا ہے۔ ناقل) اس ملازمت کے علاوہ بعض اور کام بھی خلافت ثانیہ میں سلسلہ کے سرانجام دینے کی کوشش کرتا رہا ہوں۔ حضرت مسیح موعود کے وجود سے جو شرف حاصل ہوئے وہ اس لئے لکھے ہیں کہ ابتداء اچھی ہے پڑھنے والے دعا کریں کہ انتہا بھی ایسی اچھی ہو۔

(حضرت میر محمد اسحاق' سوانح حیات مندرجہ رسالہ جامعہ احمدیہ' قادیان سالنامہ دسمبر 1930ء ص 74)

حضرت میر سید محمد اسحاق صاحب کی شخصیت ہشت پہلو تھی۔ اور آپ ہر فن مولا تھے تبحر علمی کمال تک پہنچا ہوا تھا۔ معرفت قرآن پاک' فراست حدیث اور ذوق کلام انتہا کا تھا۔ حقوق العباد کی ادائیگی' ہمدردی بنی نوع انسان' خدمت و احسان مستحقین' مساکین' غربا اور یتامیٰ نیز ضرورت مندوں کی ضروریات کے خیال رکھنے میں آپ اپنی مثال آپ تھے۔ آپ کے حقوق العباد کی ادائیگی کا اخلاق فاضلہ کا ذکر کرنا بھی کتابوں کا متقاضی ہے۔ زیر نظر مضمون میں چند ایک واقعات کا ذکر کیا جاتا ہے جو ماہنامہ الفرقان ستمبر اکتوبر 1961ء سے لئے گئے ہیں۔

دردمندی

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد روایت کرتے ہیں۔

لنگر خانہ قادیان کے خرچ کو کم کرنے کے سلسلہ میں ایک کمیٹی بنائی گئی۔ مولانا درد صاحب نے فرمایا۔ "کمیٹی نے جانچ پڑتال کی اور بعض لوگوں کے متعلق کہا کہ یہ نہ غرباء میں داخل ہیں اور نہ مہمان ہیں یہ لنگر خانہ سے کیوں کھانا کھاتے ہیں۔ میر صاحب نے فرمایا۔ آپ لوگ جو فیصلہ کریں گے اس کی تعمیل کروں گا۔ مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ میں اپنے آپ حضرت مسیح موعود کے لنگر سے کسی کا کھانا بند کر دوں"۔

بطور ناظر ضیافت

شیخ محمد احمد صاحب پانی پتی لکھتے ہیں۔

"حضرت میر صاحب ناظر ضیافت بھی تھے۔ اور جس تندہی کے ساتھ مہمان خانہ کا انتظام کرتے تھے' اور مہمانوں سے جس حسن سلوک سے پیش آتے تھے اس کا اندازہ وہی لگا سکتے ہیں جنہیں حضرت میر صاحب کے زمانہ میں مہمان خانہ میں قیام کرنے کا موقعہ ملا۔ والد صاحب محترم حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی سنایا کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ ایک غیر احمدی دوست کو لے کر قادیان گیا۔ حضرت میر صاحب نے مہمان خانہ کا ایک کمرہ ہمیں دے دیا۔ ایک مرتبہ رات کے چار بجے کمرہ کے دروازہ پر دستک ہوئی۔ میں باہر نکلا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت میر صاحب کھڑے ہیں۔ میں نے کہا۔ "میر صاحب آپ اس وقت کہاں؟" حضرت میر صاحب نے فرمایا۔ "میں یہ دریافت کرنے آیا تھا کہ آپ کے ساتھ جو غیر احمدی دوست ہیں۔ انہیں کسی قسم کی تکلیف تو نہیں۔"

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر رقمطراز ہیں۔

"میر صاحب میں انتظامی قابلیت بدرجہ اتم موجود تھی۔ آپ لنگر خانہ کے افسر اور منتظم تھے۔ اور نہایت متواضع اور منکسر المزاج مہمان نواز' مہمان کی دلداری کرنا اور اس کی نفسیاتی کیفیت کا اندازہ لگانا آپ کا خاص وصف تھا۔ خاکسار بزمانہ طالب علمی میں ایک دفعہ مہمان خانہ قادیان میں ٹھہرا ہوا تھا۔ مہمان خانے کے ایک خادم نے نووارد جان کر مجھ سے پوچھا کہ آپ کیا کھائیں گے؟ اس سوال سے میرے چہرے پر ملال کے آثار ظاہر تھے۔ میر صاحب نے جو پاس ہی کھڑے تھے۔ فوراً بھانپ لیا اور خادم سے کہا کہ ان سے کچھ نہ پوچھو جس پلڑے میں انہیں ڈالو گے یہ اسی پلڑے میں پڑ جائیں گے۔ میر صاحب کے یہ الفاظ آج تک میرے لئے خوشی کا باعث ہیں"۔

ماتحتوں کی اعلیٰ تربیت

"آپ کے ماتحت آپ سے بے حد اخلاص و محبت رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ مہمانوں کو کھانا کھلانے کے بعد کھانا باقی نہ رہا۔ دو باورچی ابھی کھانا نہ کھا سکے تھے۔ اور صرف ایک آدمی کے لئے کھانا باقی تھا۔ میر صاحب نے فرمایا۔ دوسرے باورچی کو کھانا کھلانا ضروری نہیں۔ کسی نے اس دوسرے باورچی کو بتایا کہ میر صاحب نے تمہارے لئے کھانا رکھنے کی پرواہ تک نہیں کی۔ دوسرا باورچی اس بات سے بہت خوش ہوا۔ اور اس نے کہا تم میر صاحب کی بات کو سمجھ نہیں سکے۔ ان کا مطلب یہ تھا کہ دوسرا باورچی یعنی میں ان کا اپنا آدمی اور مخلص ہوں۔ اگر مجھے کھانا نہ بھی ملا تو شکایت نہیں کروں گا۔ اور میں میر صاحب کی اس ذرہ نوازی سے مسرور ہوں۔ جو شخص اپنے ماتحتوں کے اندر یہ اداشناسی' ایثار اور محبت کے جذبات پیدا کر دے اس کے حسن سلوک اور اعلیٰ اخلاق کا آپ خود اندازہ لگائیں۔"

خواہش کے عین مطابق

"احمدی اور غیر احمدی ہر مہمان سے بعض اوقات آپ دریافت بھی فرما لیا کرتے تھے کہ آپ دودھ پئیں گے۔ لسی پئیں گے یا چائے۔ جس چیز کی ضرورت ہو بے تکلف فرما دیجئے۔ چنانچہ جب بھی کوئی شخص کسی چیز کی خواہش کا اظہار کرتا۔ آپ فوراً اس کے لئے مہیا فرما لیتے۔ ایسے مہمانوں میں بعض اوقات لوگ دین سیکھنے کے لئے نہیں بلکہ اپنی ذاتی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے بھی آتے تھے۔ مگر آپ کی مہمان نوازی میں فرق نہیں آتا تھا۔"

مخالفین کی مہمان نوازی

شیخ عبدالقادر صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

"1934ء میں قادیان میں جب مخالفین نے جلسہ کیا اور کثیر تعداد میں باہر سے لوگ جمع تھے۔ تو ان کے منتظمین نے لوگوں کے لئے کھانے کا کوئی معقول انتظام نہیں کیا تھا۔ نتیجہ یہ تھا کہ لوگ بھوک سے تنگ آکر جب شہر میں جاتے تو حضرت میر صاحب کا حکم تھا کہ جو اجنبی شخص ملے۔ اسے مہمان خانہ میں لے آؤ ہم اس کے کھانے کا انتظام کریں گے۔ چنانچہ سینکڑوں افراد نے متعدد مرتبہ وہاں کھانا کھایا۔ آپ کے اس حسن سلوک کا اس قدر گہرا اثر پڑا کہ کئی احباب کو میں جانتا ہوں جو قادیان گئے تھے احرار کا جلسہ سننے کے لئے مگر احمدیت کی صداقت کے معترف ہو کر واپس لوٹے اور گھروں میں پہنچ کر جلد یا بدیر بیعت کے خطوط لکھ دیئے۔"

لنگر کے ٹکڑوں سے مہمان نوازی

"ایک دفعہ کا واقعہ ہے لنگر خانہ میں روٹی ختم ہو چکی تھی۔ اور سیالکوٹ کے کسی معزز زمیندار نے کھانا کھانا تھا۔ اس نے آپ کے پاس شکایت کی کہ روٹی ختم ہو چکی ہے۔ اور مجھے بھوک لگی ہوئی ہے۔ آپ اسی وقت اس کے ساتھ لنگر خانہ میں تشریف لے گئے۔ کھانے کی میز پر کافی تعداد میں بکھرے ہوئے بچے کچھے ٹکڑے پڑے تھے۔ ان کو دیکھ کر آپ نے فرمایا کہ چوہدری صاحب! کھانا تو موجود ہے! آیئے میں اور آپ دونوں کھائیں۔ چنانچہ آپ نے بعض ٹکڑے اکٹھے کر لئے اور پہلے خود کھانے شروع کر دیئے۔ سالن تو موجود تھا ہی۔ روٹی کے قائمقام ٹکڑے ہو گئے۔ آپ کو دیکھ کر اس معزز مہمان نے بھی وہ ٹکڑے کھانا شروع کر دیئے"۔

بے تکلفی

شیخ عبدالقادر صاحب لکھتے ہیں۔

"ایک مرتبہ کسی کے ہاں دعوت تھی۔ اس میں بچے مدعو تھے۔ اور آمنے سامنے کے دو مہمانوں کے درمیان چاولوں کی صرف ایک پلیٹ رکھی گئی تھی۔ میں دوسری یا تیسری جماعت کا طالب علم تھا۔ حضرت میر صاحب نے مجھے اپنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سامنے بٹھالیا۔ آپ کی وجاہت اور رعب کی وجہ سے مجھے جرأت نہ ہوئی کہ پلیٹ کی طرف ہاتھ بڑھاؤں۔ آپ نے بڑے ہی پیار اور محبت کے ساتھ فرمایا کہ میاں! بے تکلف کھاؤ ہم سب بھائی بھائی ہیں۔ اس پر میں نے حضرت میر صاحب کے ساتھ ایک ہی پلیٹ میں کھانا شروع کر دیا۔"

"شیخوپورہ میں آپ کے ایک رشتہ دار اور سب انسپکٹر پولیس ریٹائرڈ رہا کرتے تھے۔ یہ وہ صاحب تھے۔ جو ایک سرکاری ڈیوٹی پر دو تین ماہ قادیان رہے تھے۔ اور یہ اس زمانہ کی بات ہے۔ جبکہ قادیان میں سکھوں نے مذبح گرایا تھا۔ اور گورنمنٹ نے وہاں تعزیری چوکی قائم کی تھی۔ میں نے بیسیوں مرتبہ ان سے ملاقات کی۔ اور عرض کیا کہ آپ ایک مرتبہ ربوہ تشریف لے چلیں اور دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے احمدیت کو کس قدر ترقی دی ہے۔ آپ کے رشتہ دار عزیز بھی وہاں کافی ہیں۔ کیا آپ کا دل نہیں چاہتا کہ ان سے ملاقات کریں؟ میری یہ بات سن کر بعض اوقات وہ آبدیدہ ہو جاتے اور فرماتے کہ میاں! ربوہ جانے کو تو میرا بھی دل چاہتا ہے۔ مگر وہاں جا کر کس کو ملوں گا۔ نہ وہاں بھائی اسماعیل (حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل برادر اکبر حضرت میر صاحب) ملے گا اور نہ اسحٰق (حضرت میر صاحب) کے بچے ہمیں پہچانتے ہوں گے۔ یہ کہہ کر بعض اوقات وہ رو پڑتے۔ دو تین مرتبہ تو وہ تیار بھی ہو گئے۔ اور میں نے انتظام کے لئے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی خدمت میں لکھ بھی دیا۔ مگر عین روانگی کے وقت وہ پھر انکار کر دیتے۔ وہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ کئی ماہ مجھے قادیان میں رہنا پڑا۔ بھائی میر اسحاق تازہ پھلکے پکوا کر میرے سامنے رکھا کرتے تھے۔ میں کھاتا جاتا تھا۔ اور اسحاق بھائی اندر سے پھلکے پکوا کر لاتے جاتے تھے۔ وہ دن مجھے نہیں بھولتے"۔

قوم کا خادم

حضرت مولوی برکت علی صاحب لائق لدھیانوی بیان فرماتے ہیں۔

"اس وقت میر محمد اسحاق صاحب کی افسری کا زمانہ ہماری آنکھوں کے سامنے پھر گیا۔ کہ جب مہمان خانہ میں جاتے تھے تو میزیں بے داغ اور دسترخوان صاف ستھرے پاتے تھے۔ میر صاحب فرداً فرداً مہمانوں کے پاس پہنچتے تھے۔ اور ایک ایک سے پوچھتے تھے۔ کسی چیز کی ضرورت؟ کارکنوں کو ہدایات ملتی تھیں۔ فلاں جگہ سالن پہنچاؤ۔ فلاں صاحب کو روٹی کی ضرورت ہے۔ پانی کا گلاس صاف کر کے لاؤ۔ غرض وہ ہمارا مخدوم خادموں کی طرح خاطر تواضع کرتا تھا۔ ان کے چہرے کی بشاشت' ہونٹوں پر کھیلتی مسکراہٹ' زبان کی شیرینی' گفتگو کی نرمائش' اخلاقی وسعت اور پاکیزہ مزاج' یہ چند وہ صفات تھیں۔ جن کی وجہ سے میر صاحب کی ذات میں ایک محبت آمیز کشش پیدا ہو گئی تھی۔ اور دوست کچے دھاگے سے بندھے ہوئے آپ کی طرف بے ساختہ کھنچے چلے آتے تھے۔

فضل احمد شاہد صاحب

نصرت الٰہی کے حصول کے ذرائع

وہ ذات جو کسی کی محتاج نہیں اور جسے کسی کے سہارے کی ضرورت نہیں وہ صرف خدا تعالیٰ ہے۔ کائنات کی باقی تمام اشیاء خدا تعالیٰ کی محتاج ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے بغیر ایک ذرہ حرکت ناممکن ہے۔ اور کوئی پتہ بھی اس کے اذن کے بغیر نہیں گرتا۔ ہاں خدا تعالیٰ کی ذات کا شعور انسان کو تب ملتا ہے جب خدا تعالیٰ کی طرف انسان کی حرکت ہو۔ خدا تعالیٰ کے مقربین ہر لحہ اور ہر آن خدا تعالیٰ سے ہی مدد اور نصرت کے طالب رہتے ہیں اس لئے کہ وہ جانتے ہیں کہ سب کچھ خدا کی طرف سے ملتا ہے۔ جوں جوں خدا کے بندوں کو خدا کی معرفت حاصل ہوتی ہے توں توں اس کی نصرت پر ایمان بڑھتا ہے۔ ذیل میں نصرت الٰہی کے چند طریق بیان کئے جاتے ہیں۔

1- **انبیاء و اولیاء کے حالات** جو لوگ بالکل خدا تعالیٰ کی نصرت اور مدد سے محروم اور بے نصیب ہیں وہ انبیاء صلحاء اور اولیاء کے ایسے واقعات کا مطالعہ کریں جن میں انہیں نصرت الٰہی حاصل ہوئی۔ اس کے نتیجہ میں ان میں ایمان کی کرن پھوٹے گی اور وہ بھی اپنی ضرورتوں کے وقت خدا کی طرف لپکیں گے۔

2- **قوت یقین** یقین کا اعلیٰ مرتبہ تو انبیاء کو ہی حاصل ہوتا ہے لیکن ادنیٰ درجہ کے ہر مومن کا فرض ہے کہ اس حدیث قدسی کا تصور دل میں جمائے کہ۔ میں بندہ سے اس کے ظن کے مطابق سلوک کرتا ہوں۔ پس خدا تعالیٰ پر ہمیشہ حسن ظنی ہو اس پر یقین ہو کہ وہ لازماً مدد کرے گا۔

3- **دعا** قوت یقین کے بعد بہت بڑا ذریعہ نصرت الٰہیہ کے حصول کا یہ ہے کہ انسان دعاؤں سے کام لے اور دعا کرتا جائے اور ہرگز نہ تھکے نہ ہارے یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کی نصرت آجائے۔ اسی طرح اجتماعی دعائیں بھی خدا کی رحمت کو کھینچتی ہیں۔

4- **اسباب و تدابیر** دینی اور دنیاوی امور میں نصرت کے حصول کے لئے ہر قسم کے ممکنہ اسباب اور تدابیر کو اختیار کرنا چاہئے۔ مگر وہ لوگ مبارک ہیں جو تدابیر سے پہلے دعاؤں پر زور دیتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے آسمان سے تدابیر نازل کی جاتی ہیں اور مبارک ثابت ہوتی ہیں۔ مگر صرف تدابیر کے جالوں میں پھنسنے والے بہت لمبی لمبی محنتوں کے بعد کچھ حاصل کرتے ہیں اور بعض اوقات بالکل ناکام و نامراد رہتے ہیں۔

5- **توکل** دعا اور تدابیر کے بعد بعض اوقات نصرت الٰہیہ کے حصول میں کچھ وقت لگتا ہے اس لئے انتظار کیجئے اور خدا تعالیٰ پر بھروسہ اور توکل رکھئے کہ خدا ضرور مدد کرے گا۔

6- **کب مدد آئے گی** قرآن کریم سے ثابت ہے کہ مقربین نے یہ بھی عرض کیا کہ۔ خدا کی مدد کب آئے گی۔ اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے مدد کی۔ لیکن ایسا کرنے والے خدا سے مایوس لوگ نہیں ہوتے بلکہ یہ خدا کے مقربین کا ایک خاص انداز ہے جس کو اپنانے سے خدا کی نصرت آتی ہے۔ گویا خدا کے محبوب بندے خدا کی محبت پر ناز کرتے ہوئے اس کی قبولیت کا در کھٹکھٹاتے ہیں۔

7- **تھوڑے پر راضی رہنا** وہ لوگ جنہیں اپنی مہمات سر کرنے کے لئے اسباب کم ہیں۔ اموال کی کمی ہے۔ مددگار نہیں۔ وہ اگر تھوڑے پر راضی رہ کر کام شروع کریں گے تو خدا تعالیٰ کی نصرت کے عجیب در عجیب نشان دیکھیں گے۔

8- **ضمیر جھنجھوڑنے کا ایک نسخہ** قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر یوں فرمایا ہے کہ انہوں نے فرمایا۔ من انصاری الی اللہ خدا کے دین کے معاملہ میں۔ خدا کی خاطر۔ اس کی رضا کے لئے۔ میرے مشن کی تکمیل کے لئے کون مددگار بنتا ہے۔ حواریوں نے جواب دیا۔ ہم اللہ کے دین کے مددگار ہیں۔ یہ نسخہ تمام تربیت کرنے والے بھی استعمال کریں۔ ہم فلاں جماعتی کام کرنا چاہتے ہیں کون ہے جو اس معاملہ میں ہماری مدد کرے۔ اس سے سوئی ہوئی جماعت بعض اوقات بیدار ہو کر۔ نحن انصار اللہ کہتی ہے۔ اور یہ بھی دراصل نصرت الٰہی کا حصہ ہے۔

9- **خدام دین سے وعدہ** خدا تعالیٰ نے خدام دین سے خواہ وہ چندہ دے کر دین کی خدمت کریں۔ خواہ وقت دے کر۔ یا کسی اور طریق سے۔ نصرت کا خاص وعدہ فرمایا ہے۔ فرمایا "اللہ یقیناً اس کی مدد کرے گا جو اس کے دین کی مدد کرے گا"۔ (حج 41) اس میں بھی ہر طرح نصرت کا وعدہ ہے۔ اور ہر قسم کی نصرت مراد ہے۔ اس خاص دین کے معاملہ کا بھی خدا مدد کرتا ہے۔ اور خدام دین کے ذاتی معاملات میں بھی خدا تعالیٰ متولی اور متکفل ہو جاتا ہے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کیا ہی خوب دعا دیتے ہیں۔

کہ اے میرے پیارے کریم خدا تو ہر اس شخص کی مدد کر اور اس پر سینکڑوں رحمتیں نازل فرما جو دین کی مدد کرنے والا ہے اور اگر اس پر کوئی مشکل پیش آئے تو دور فرما۔

10- **بھائی کی مدد** حضور اکرم ؐ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے خدا تعالیٰ اس کی مدد کرتا ہے پس ہم اپنے بھائیوں کے جتنے معاملات میں جتنی زیادہ مدد کریں گے۔ ہم اپنے معاملات میں خدا تعالیٰ کی نصرت کا مشاہدہ کریں گے۔

11- **نمازیں** پہلے میں نے دعا کا ذکر کیا تھا۔ دعا تو چلتے پھرتے بھی کی جاسکتی ہے۔ مگر نماز نصرت الٰہی کو جذب کرنے کا ایک اہم ذریعہ ہے اور دعا کے شعبوں میں اہم ترین شعبہ نمازیں ہیں۔

12- **تقویٰ** خدا تعالیٰ کی نصرت متقیوں کو خاص طور پر ملتی ہے اور تقویٰ نصرت الٰہیہ کی جان ہے۔ جتنا کوئی تقویٰ میں بلند ہو گا اتنا ہی نصرت الٰہیہ کی شان کا مشاہدہ کرے گا۔

13- **صابرین** جو لوگ مشکلات اور مصائب میں صبر کرتے ہیں وہ نصرت الٰہیہ کے نشانوں کے مورد بنتے ہیں۔

14- **درود شریف** رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا نصرت الٰہی کے حصول کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔

15- **امام کی دعا** نصرت الٰہیہ کا ایک بڑا دروازہ امام وقت کی دعا ہے۔ پس دعائیہ خطوط کے ذریعہ نصرت الٰہی کو جذب کریں۔

16- **استغفار** نصرت الٰہیہ کی راہ میں روک ہمارے گناہ ہیں۔ اور ان کا تدارک استغفار ہے گویا استغفار سے خدا کی نصرت حاصل ہوتی ہے۔

تحریک جدید میں جملہ افراد جماعت شامل ہوں

○ (ارشاد حضرت مصلح موعود)

"پس ہر احمدی مرد اور ہر احمدی بالغ عورت کا فرض ہے کہ اس تحریک میں شامل ہو بلکہ بچوں میں بھی تحریک کی جائے اور رسمی طور پر انہیں اپنے ساتھ شامل کیا جائے...... بعض لوگ بچوں کی طرف سے چندہ لکھوا دیتے ہیں لیکن انہیں بتاتے نہیں اس سے پورا فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ بچے کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ سوال کرتا ہے۔ جب تم اس سے کہو گے کہ جاؤ تم اپنی طرف سے چندہ لکھواؤ تو وہ پوچھے گا یہ چندہ کیا ہوتا ہے اور جب تم چندہ کی تشریح کرو گے تو وہ پوچھے گا یہ چندہ کیوں ہے پھر تم اس کے سامنے (دین) کی مشکلات اور اس کی خوبیاں بیان کرو گے۔ پس بچہ کے اندر اللہ تعالیٰ نے یہ مادہ رکھا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ سوال کرتا ہے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو ان کے اندر نئی روح پیدا ہو گی اور بچپن سے ہی ان کے اندر (دین) کی خدمت کی رغبت پیدا ہو گی۔"

(اقتباس از خطبہ جمعہ 4۔ دسمبر 1953ء بمقام ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

آریہ مسافر (لیکھرام)

پنڈت لیکھرام اپنے نام کے ساتھ آریہ مسافر لکھتا تھا اور آریہ سماجی حلقوں میں اسی نام سے معروف ہوا۔ اس کی کتابوں کا مجموعہ کلیات آریہ مسافر کے نام سے شائع ہوا۔ آریہ مسافر کے نام سے دھلی اور لاہور سے رسالے شائع ہوتے رہے۔ ایک رسالہ آریہ مسافر میگزین بھی شائع ہوتا رہا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریاض محمود باجوہ صاحب

شذرات

اخبارات ورسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

خام خیالی

جنگ کے کالم نگار ارشاد احمد حقانی نے اپنے کالم میں راجہ فتح خان کراچی کا خط شائع کیا ہے۔ اس میں وہ لکھتے ہیں۔

برسوں پہلے میں نے بھی منیر انکوائری کمیشن کی پوری رپورٹ پڑھی تھی اور اس میں یہ پڑھ کر کوئی حیرانی نہ ہوئی کہ جب عدالت نے ان سے "مسلمان" کی تعریف پوچھی تو ہر ایک کی تعریف دوسرے عالم کی تعریف سے مختلف تھی۔ آخر مجبوراً کمیشن نے از خود "مسلمان" کی تعریف کا تعین کیا جو صرف اس انکوائری کی حد تک قابل اطلاق قرار دی۔ وہ تعریف یہ تھی "مسلمان وہ ہے جو خود کو مسلمان کہے اور غیر مسلم اسے مسلمان سمجھیں۔"

جب مولانا مودودی انڈیا میں رہ جانے والے مسلمانوں کے سلسلے میں وہاں کی ہندو اکثریت کو یہ حق دیتے ہیں کہ وہ چاہے تو ان کو شودر اور ملیچھ قرار دے سکتی ہے اور ان پر منوسمرتی کے قوانین نافذ کر سکتی ہے تو پھر وہاں مسلمانوں پر ہندوؤں کے مظالم اور بابری مسجد کی شہادت پر احتجاج کا ڈرامہ کیوں کرتی ہے؟ اسرائیل کے فلسطینیوں پر توڑے جانے والے جبر و تشدد پر آواز کیوں اٹھاتی ہے۔ مغربی ممالک میں مسلمان طالبات پر برقعہ اوڑھنے پر پابندی پر چیں بہ جبیں کیوں ہوتی ہے! اور محمد بن قاسم کے راجہ داہر کے سندھ پر حملہ آور ہونے کا کیا جواز تھا۔ (اگرچہ چچ نامہ کے مصنف کے مطابق یہ حملہ مال غنیمت کے لئے تھا مگر باور یہی کیا جاتا ہے کہ مسلمان خاندانوں کے ساتھ داہر کی بدسلوکی کے جواب میں تھا۔ نسیم حجازی کے ناول یہی باور کراتے ہیں)

حقانی صاحب! آپ یہ تو تسلیم کرتے ہیں کہ تمام مسلم ممالک کے مسلم معاشروں پر صدیوں سے ایک سخت جمود طاری ہے۔ اس کی تمام تر ذمہ داری ملائیت کے عالم پناہ ظل الٰہیوں اور مذہب کی ترجمان ملائیت پر ہے۔ جب ہم بچپن ہی سے ہر فرد کے سر پر فولادی خود چڑھا دیں گے کہ نہ کوئی باہر کا خیال اندر دماغ تک رسائی حاصل کر سکے اور نہ کوئی قدامت پرستانہ خیال دماغ کی قید سے فرار ہو سکے تو قوم کو ذہنی طور پر شاہ دولہ کے چوہے ہی بنائیں گے۔ ہمارے جاگیرداری نظام میں، سرداری اور قبائلی معاشرہ اپنی وظیفہ خوار ملائیت سے یہ نیک کام بڑی کامیابی سے کروا رہا ہے۔

جب بادشاہ کا ماتحت قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) اپنے ظل سبحانی کو برملا یہ مشورہ دے سکتا ہے کہ تمام ہندو رعایا کو قتل کر دینا چاہئے۔ اگرچہ بادشاہ نے وہ نیک مشورہ حقارت سے مسترد کر دیا تھا کہ "ہمارے پاس اتنی تلواریں نہیں"۔ مگر جب قاضی خود بادشاہ بن جائے تو اسے اس "خدمت اسلام" سے کون روک سکے گا۔ ایران اور افغانستان میں ہم یہ نظارے دیکھتے ہی رہتے ہیں۔ پاکستان میں بھی ملائیت برسر اقتدار آ گئی تو پاکستان اور افغانستان برادر دو ہمسایہ سنی ریاستیں اپنی ہمسایہ نظریاتی دشمن شیعہ ریاست ایران کے ساتھ نئے انداز کی صلیبی جنگوں کا نظارہ پیش کر سکتی ہیں۔ جنگ صفین کی طرح مسلمانوں کے قتل عام کا بے کار شغل اپنا سکتی ہیں۔

مذہبی ذہن موضوعی اور معروضی میں امتیاز نہیں کرتا اسے کوئی شک و شبہ نہیں ہوتا۔ اس میں اپنے سوا دوسری چیزوں پر غور نہ کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے بلکہ وہ اپنے تصورات کو خود سے الگ کر کے علیحدہ ہستیوں کی طرح دیکھتا ہے۔ اسی لئے مولانا مودودی اپنی "اسلامی ریاست" میں احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیتے ہیں اور باقی مسلمانوں کو ایک سال کا نوٹس دیتے ہیں کہ اس مدت کے اندر باعمل مسلمان بن جاؤ یا خود کو "غیر مسلم" Declare کر دو۔ اپنا اقتدار بچانے کی کوشش میں بھٹو صاحب نے بھی "اسلامی" اقدام کئے تھے اور موجودہ حکومت بھی ملائیت کی ہمدردیاں حاصل کرنے کے لئے شریعت بل وغیرہ جیسے اقدام کرتی رہتی ہے۔ یہاں تک کہ ملا کا دل جیتنے کے لئے ربوہ کا نام چناب نگر رکھتی ہے۔ کل قادیانیوں کے ذاتی نام بدلنے کا مطالبہ بھی ہو سکتا ہے کہ بہرحال ان کے نام مسلمانوں جیسے ہی ہیں۔ اسلام کو جگ ہنسائی کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔

ضیاء الحق نے بھی قوم پر مسلط رہنے کے لئے ملائیت کو خوب نوازا۔ ہر محکمے میں نماز ظہر باجماعت محکمے کے سربراہ کی امامت میں پڑھائی جاتی تھی۔ اس کے مشہور زمانہ ریفرنڈم میں اسلام کی ترجمان جماعت ہی اس کی حامی تھی۔

آپ اجتہاد کی بات کرتے ہیں ہم نے تو صدیاں گزر جانے پر بھی فتاویٰ عالمگیری میں ایک نقطے کی بھی کمی بیشی نہیں کی۔ آپ کی یہ خوش فہمی ہے کہ ملائیت بحیثیت طبقہ شاہ ولی اللہ، مولانا عبدالمجید سندھی، اقبال، علی شریعتی، علامہ محمد اسد، پکتھال، سید قطب یا ابو ذر غفاری وغیرہ کے فہم اسلام سے مستفید ہونے کی اجازت دیدے گی۔ ہاں وہ اقبال کے خارج از اسلام ہونے کا فتویٰ جاری کر سکتی ہے۔ سر سید کو نیچری کہہ کر مضحکہ اڑا سکتی ہے، غلام احمد پرویز اور علامہ مشرقی کو اپنی کفر سازی کا نشانہ بنا سکتی ہے۔

ویسے بھی تیز رفتار مادی ترقی کے ساتھ انسانی شعور قدم بقدم نہیں چل سکتا۔ بہت پیچھے رہ جاتا ہے۔ پھر اسے پیچھے سے ملائیت نے پکڑ رکھا ہوتا ہے اس لئے شعوری ارتقاء اور بھی سست رفتار رہتا ہے۔ ملا کی بتائی ہوئی بات کو Taken For Granted لیا جاتا ہے۔ شک، تحقیق یا تصدیق کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

آج کراچی میں اپ کنٹری سے آئے ہوئے سینکڑوں لوگ ہیں جو تیقن سے کہتے ہیں کہ "مرد کی ایک پسلی عورت کی نسبت تعداد میں کم ہوتی ہے" کیونکہ پیدائش حوا کے حوالے سے انہیں "اپنے" مولوی صاحب نے یہی بتایا ہے۔ لڑکے اور لڑکی کی پسلیاں گن کر اس کی تصدیق کرنے کی کبھی کسی نے ضرورت محسوس نہیں کی۔ مذہب کا تصور انسان کی نفسیات میں بہت گہرائی کا نقش ہوتا ہے۔ جب پہلے امریکی خلاباز کو جس نے زمین کے گرد کامیابی سے چکر لگایا۔ خلا سے زمین کے باسیوں کے لئے کوئی پیغام دینے کے لئے کہا گیا تو اس نے دنیا بھر کے ادب سے چن کر جو پیغام دیا وہ کتاب تخلیق کا یہ جملہ تھا "ابتدا میں خدا نے زمین اور آسمان تخلیق کئے" یہ شخص جو دنیا کی جدید ترین ٹیکنالوجی کی تخلیق یعنی خلائی جہاز میں بیٹھا تھا اپنے دماغ میں قدیم ترین زمانے کے مذہبی تصور کو سمویا ہوا تھا۔ اگلے دن پاکستان کی کمیونسٹ پارٹی کے چیئرمین نازش امروہوی کی تدفین میں پانچ چھ سو افراد نماز جنازہ میں شریک دیکھے۔ ان میں سے آدھے سے زیادہ کمیونسٹ تھے ایک ملحد بھی شعوری طور پر ہی ملحد ہوتا ہے۔ لاشعور سے وہ مذہب کے تصور کو کھرچ نہیں سکتا۔ اسی لئے تو جب زور سے بجلی کڑکتی ہے تو کوئی احمد بشیر غیر ارادی طور پر "یا اللہ خیر" منہ سے نکلنا روک نہیں سکتا۔ آپ کے موضوع کے حوالے سے مومن اور کافر کی بحث لاتعلق ہے۔ مقصد کسی حل پر پہنچنا ہے جس سے عوام الناس کی حالت میں تیز رفتار بہتری آئے۔ یہ مادی حاصلات کو قوم کے ہر طبقے تک بقدر حصہ پہنچانے ہی سے ممکن ہے۔ ورنہ آپ وزیر اعلیٰ پنجاب کو یہ مشورہ کیوں دیتے کہ ماہرین کو جیوتی باسو کے صوبے بھیج کر مطالعہ کروائیں کہ وہ چوتھائی صدی سے کیسے عوام کو مطمئن رکھے ہوئے ہے؟

آپ خود اس کا مطالعہ موقع پر جا کر کرنا چاہتے ہیں غرض اقتصادی اصلاحات کا مطالعہ ہے نہ کہ کمیونزم کا۔

حقانی صاحب! یہ ہر عہد کی خام خیالی ہوتی ہے کہ وہ انسانی کارناموں اور عقل کی معراج کی نمائندگی کرتا ہے۔ قدیم یونانیوں کا خیال تھا کہ وہ اقلیدس کی جیومیٹری کی بنیاد پر کائنات کے تمام اصول سمجھ چکے ہیں۔ Laplace بھی نیوٹن کی میکانیات کی بنیاد پر ایسا ہی سمجھتا تھا۔ 1880ء میں Prussia کی نئی ایجادات کو رجسٹر کرنے والے آفس کے سربراہ نے دعویٰ کیا کہ ہر وہ شے جو دریافت ہو سکتی تھی، ایجاد ہو چکی ہے۔ بدقسمتی سے ملائیت نے اسلام کے "آخری دین" ہونے اور "دین مکمل ہو جانے" کو اسی طرح کے گمراہ کن مفہوم سمجھایا اور یہ مسلمان ملا ہی کا خاصہ نہیں۔ سب پنڈت، پادری اور لامے وغیرہ اسی روش کے پابند ہوتے ہیں لہٰذا اگر پادری Giordano Bruno کو زندہ آگ میں جلاتے ہیں۔ گلیلیو پر عدالت احتساب میں دوبار مقدمہ چلا کر اور تشدد کی دھمکی دے کر اسے اپنے سائنسی نظریات سے منحرف ہونے پر مجبور کرتے ہیں تو مسلمان ملا بھی پادریوں سے پیچھے نہیں رہے۔ اپنے تقریباً ہر موجد پر تکفیر کے فتوے لگائے۔ ملائیت سائنس دانوں کی کتنی قدر کرتی ہے یہ ڈاکٹر عبدالسلام کے ساتھ اس کے اختیار کردہ رویئے سے ظاہر ہے۔

عیسائی اگر کیتھولک اور پروٹسٹنٹ فرقوں کی صورت میں ایک دوسرے کو زندہ جلا دیتے رہے ہیں تو تاریخ میں یہی سلوک شیعہ اور سنی ایک دوسرے کے ساتھ کرتے نظر آتے ہیں۔ اب تو محو عبادت لوگوں کو گولیوں سے بھون دیا جاتا ہے۔

(جنگ یکم اپریل 1999ء)

سالانہ کارگزاری

"روزنامہ ڈان کی ایک رپورٹ کے مطابق ڈیرہ غازی خان رینج پولیس نے جو ڈیرہ غازی خان، مظفر گڑھ، راجن پور اور ضلع لیہ پر مشتمل ہے۔ 1998ء میں جرائم کے 174'23 مقدمات درج کئے گئے۔ 1997ء میں 574'13 مقدمات درج ہوئے۔ 1997ء کے مقابلے میں 1998ء میں 79ء48 فیصد کا اضافہ ہوا......

قتل کے وحشیانہ جرائم کے مقدمات ضلع مظفر گڑھ میں سب سے زیادہ ہوئے۔ جن کی تعداد 95 ہے، اس کے بعد ضلع راجن پور میں 86 مقدمات ہوئے، جبکہ ڈیرہ میں 61 اور لیہ میں 42 مقدمات درج کئے گئے۔

اغوا کے مقدمات میں بھی ضلع مظفر گڑھ سب سے آگے رہا۔ یہاں اغوا اور اغوا برائے تاوان کے 64 کیس درج ہوئے۔ جبکہ لیہ میں 4 اور ڈیرہ میں 1 مقدمہ درج ہوا۔ راجن پور میں اس دوران اغوا کا کوئی مقدمہ درج نہ ہوا۔

عصمت دری کے مقدمات میں مظفر گڑھ کو فوقیت حاصل رہی۔ یہاں عصمت دری کے 68 مقدمات درج ہوئے جبکہ لیہ میں 43، ڈیرہ میں 31 اور راجن پور میں 12 مقدمے درج ہوئے۔

راجن پور ڈکیتی کے مقدمات میں سب سے آگے رہا، اس ضلع میں ڈکیتی کے 18 مقدمات درج کئے گئے۔ جبکہ مظفر گڑھ میں 17 لیہ میں 7 اور ڈیرہ میں 5 مقدمے رجسٹرڈ ہوئے۔ اسی طرح مظفر گڑھ میں چوری کی 85 وارداتیں ہوئیں جبکہ راجن پور میں 36، ڈیرہ میں 30 اور لیہ میں 15 مقدمات درج ہوئے۔

راجن پور میں حملوں کے 18، مظفر گڑھ میں 11، ڈیرہ غازی خان میں 9 اور لیہ میں 6 مقدمات درج کئے گئے۔ مظفر گڑھ میں 54، ڈیرہ میں 52، لیہ میں 36 اور راجن پور میں 32 مہلک حادثات ہوئے۔

ڈویژنل پولیس نے مختلف کارروائیوں کے دوران 56 کلاشنکوفیں، 742 بندوقیں، 826 پستول، 416 ریوالور، 223 کاربین 11 موزر، 6 ہینڈ گرنیڈ، 158 چاقو اور خنجر اور 327، 10 دیگر مسروقہ مال برآمد کیا۔"

(ہفت روزہ "ایشیا" لاہور 15 تا 12 جنوری 99ء ص 8-9)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چھٹے سالانہ علمی مقابلہ جات

مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان

منعقدہ 13 تا 15 اگست 1999ء

امسال مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان کو چھٹے سالانہ علمی مقابلہ جات کے انعقاد کی توفیق ملی۔ ان مقابلہ جات کا آغاز 1994ء میں ہوا تھا۔ اس وقت سے لے کر اب تک یہ سلسلہ خدا کے فضل سے نہایت کامیابی کے ساتھ جاری وساری ہے

اکتوبر 1994ء میں پہلے سالانہ علمی مقابلہ جات میں صرف دو مقابلہ جات یعنی دینی معلومات اور بیت بازی شامل تھے۔ امسال چھٹے سالانہ علمی مقابلہ جات میں یہ تعداد بڑھ کر 13 تک پہنچ گئی۔

افتتاح

مورخہ 13۔ اگست 1999ء بروز جمعۃ المبارک افتتاحی تقریب ایوان محمود میں ہوئی۔ افتتاح سے قبل شعبہ سٹیج و تزئین نے نہایت محنت اور خوبصورتی سے ہال کو سجایا ہوا تھا۔ روشنیوں اور پھولوں کا حسین امتزاج ایک دلفریب منظر پیش کرنے کے ساتھ ساتھ پورے ماحول کو ٹھنڈک اور فرحت بخش بنا رہا تھا۔

اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم میر قمر سلیمان صاحب وکیل وقف نو تحریک جدید تھے۔

تلاوت، عہد اور نظم کے بعد محترم مرزا خلیل احمد صاحب منتظم اعلیٰ نے چھٹے سالانہ علمی مقابلہ جات کی رپورٹ پیش کی۔

محترم مہمان خصوصی نے اپنے افتتاحی خطاب میں فرمایا علمی مقابلہ جات کے انعقاد کا اصل مقصد علم میں اضافہ ہے اور قرآنی اصول کے مطابق جو انسان علم میں بڑھتا چلا جاتا ہے اس کے اندر خدا خوفی اور انکساری کی صفات بھی پیدا ہونی چاہئیں۔

آخر میں آپ نے فرمایا کہ حضور انور کے ارشاد کے مطابق بچوں کو ایسی تقاریر لکھ کر نہ دیں جن کا انہیں خود علم نہیں ہوتا۔ بلکہ ان کو پوائنٹس بنا دیئے جائیں تاکہ وہ خود تقاریر تیار کریں۔ اس لئے جماعت کی علمی سطح بلند کرنے کی کوشش کریں اور منفی پہلوؤں سے بچتے ہوئے مثبت پہلوؤں سے فائدہ اٹھائیں۔

خطاب کے بعد محترم مہمان خصوصی نے اجتماعی دعا کروائی اور ان مقابلہ جات کا باضابطہ افتتاح عمل میں آیا۔ اس تقریب میں بزرگان سلسلہ، ناظمین اطفال اضلاع و علاقہ اور زائرین نے شریک ہو کر رونق بخشی۔

حاضری

ان علمی مقابلہ جات میں 42 اضلاع کے 353 اطفال اور 90 زائرین نے شرکت کی۔ ان میں 66 واقفین نو بھی شامل ہیں۔ جبکہ گزشتہ سال ان مقابلہ جات میں 43 اضلاع کے 315 اطفال اور 110 زائرین نے شمولیت کی تھی۔ مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام ایوان محمود میں کیا گیا تھا۔ نمازوں کی ادائیگی کا بھی یہیں انتظام تھا۔ تمام مقابلہ جات نظم وضبط اور باہمی محبت ویگانگت کے ماحول میں ہوئے۔ ان ایام میں باران رحمت سے موسم بھی بہت خوشگوار رہا۔

مقابلہ جات

اس دفعہ 13 مقابلہ جات ہوئے۔ یہ تمام مقابلہ جات پہلے مجالس اور اضلاع کی سطح پر ہوئے اور ان میں منتخب ہونے والے اطفال نے ان علمی مقابلہ جات میں حصہ لیا۔ امسال ان مقابلہ جات کی خصوصیت یہ تھی کہ چھ مقابلہ جات معیار صغیر اور معیار کبیر کے الگ الگ کروائے گئے۔

اختتامی تقریب

مورخہ 15۔ اگست 1999ء کو ایوان محمود میں اختتامی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔

تلاوت عہد اور نظم کے بعد محترم مرزا خلیل احمد صاحب منتظم اعلیٰ نے اختتامی رپورٹ پیش کی۔

مہمان خصوصی محترم ناظر صاحب اعلیٰ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ دینی علوم کے حصول کا اصل منبع قرآن وحدیث اور حضرت مسیح موعود کی کتب ہیں۔ اس لئے منتظمین اطفال معیار کے مطابق ان کو نصاب تیار کر کے دیں۔

آپ نے نمازوں کی ادائیگی اور بیوت الذکر کے آداب کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مصلح موعود کے چند ارشادات پیش کئے۔

مہمان خصوصی نے خطاب کے بعد اعزاز پانے والے اطفال میں انعامات تقسیم فرمائے۔ اور پھر اختتامی دعا کروائی اور اس طرح یہ بابرکت تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 32305 میں ملک ضیاء الدین ولد ڈاکٹر لعل دین (مرحوم) قوم اعوان پیشہ پنشنر عمر 66 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن A-426 چکلالہ III ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 99-3-13 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ ایک عدد مکان واقع چکلالہ III رقبہ 426.50 گز کورڈ ایریا قیمت=3200000 روپے۔ 2۔ ترکہ والد محترم موضع ڈھئی ضلع سیالکوٹ 4 کنال 18 مرلہ قیمت-/100000 روپے۔ 3۔ موضع ڈھئی رہائشی مکان رقبہ تقریباً ایک کنال قیمت-/500000 روپے۔ اس میں والدہ 12 بھائی اور ایک بہن حصہ دار ہیں۔ میرا حصہ 7/100 مالیت=35000 روپے۔ 4۔ ایک گاڑی ماڈل 1986ء سوفٹ سوزوکی کار قیمت-/105000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/14775 روپے ماہوار بصورت عارضی سروس+ پنشن مل رہے ہیں۔ اور مبلغ-/3000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ملک ضیاء الدین A-462 سٹریٹ نمبر 17 چکلالہ III راولپنڈی گواہ شد نمبر 1 ملک محمد اکرم ولد ملک برکت علی مرحوم وصیت نمبر 16626 گواہ شد نمبر 2 ایم۔ کے ملک ولد ملک بہادر خان وصیت نمبر 9886۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32306 میں بشیر احمد تبسم ولد جلال دین قوم آرائیں پیشہ معلم سلسلہ عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 22/75 سید والہ ضلع شیخوپورہ حال کھیوہ باجوہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-11-22 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/2650 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد بشیر احمد تبسم کھیوہ باجوہ ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 1 منیر احمد شمس مربی سلسلہ سید والہ وصیت نمبر 28200 گواہ شد نمبر 2 محمود احمد خالد معلم وقف جدید وصیت نمبر 30294۔

مسل نمبر 32307 میں امیر علی ولد احمد علی قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 99-4-27 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان 10 مرلہ مشتمل دو کمرے ایک دوکان واقع احمد نگر نزد ربوہ-/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/9360=500+8860 روپے ماہوار بصورت ملازمت + پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد امیر علی احمد نگر گواہ شد نمبر 1 محمد احمد ظفر ولد محمد عیسیٰ ظفر احمد نگر ربوہ گواہ شد نمبر 2 نور الاسلام ولد عبد السلام وصیت نمبر 27935۔

مسل نمبر 32308 میں کاشف احمد قمر ولد چوہدری محمد رفیع قوم آرائیں پیشہ متعلم کلاس وقف جدید عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 426/6-R ضلع بہاولنگر حال متعلم کلاس وقف جدید ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 99-3-31 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/1080=150+930 روپے ماہوار بصورت وظیفہ معلم کلاس وجیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد کاشف احمد قمر متعلم کلاس ہوسٹل وقف جدید ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد رفیع (والد موصی) سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک نمبر 426/6-R ضلع بہاولنگر گواہ شد نمبر 2 محمد طارق قائد مجلس خدام الاحمدیہ چک نمبر 166/7-R ضلع بہاولنگر۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم سیٹھ منیر احمد صاحب سیکرٹری وقف نو ضلع کراچی کو 14- اگست کو دل کا حملہ ہوا ہے۔ اور آغا خان ہسپتال میں داخل ہیں- احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

○ عزیز مسرور احمد طاہر بٹ ولد ایم طاہر بٹ انسپکٹر انصار اللہ عمر 3 سال جو کہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں بھی شامل ہے عرصہ 15 دن سے بوجہ گردوں میں انفیکشن شدید بیمار ہے اور بخار نہیں ٹوٹ رہا اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ احباب کرام سے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

○ مکرم سلیم اختر خان نیازی صاحب سیکرٹری تعلیم حلقہ مغلپورہ تحریر کرتے ہیں میری بیٹی سیتا شہوار نے لاہور بورڈ سے میٹرک کا امتحان 692 نمبر حاصل کرکے پاس کیا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ یہ کامیابی مزید کامیابیوں کا باعث بنے۔ نیز بڑی بیٹی نے FSc کا امتحان دیا ہوا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سب احمدی بچیوں اور بچوں کو امتحانات میں نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔

○ مکرم ماسٹر عبدالعزیز صاحب کوثر دارالیمن ربوہ کا چھوٹا بیٹا عزیز عمران عزیز عرصہ تین ماہ سے لاپتہ ہے۔ جس کی وجہ سے اس کی والدہ صاحبہ اور رشتہ دار سخت پریشان ہیں۔

سب احباب سے اس کی دستیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اگر کسی دوست کو اس کا پتہ ہو یا وہ خود پڑھے تو فوری اطلاع دے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نکاح

○ عزیز مکرم طارق وسیم صاحب ابن مکرم محمود احمد صاحب L-11-6 چیچہ وطنی ضلع ساہیوال حال جرمنی کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ انجم روحی صاحبہ بنت مکرم داؤد احمد طارق صاحب حال نواب شاہ مورخہ 99-8-13 کو مکرم محمد قاسم صاحب نے محمود ہال نواب شاہ میں بعوض حق مہر دس ہزار جرمن مارک پڑھا۔

عزیزہ انجم روحی محترم چوہدری غلام نبی صاحب علوی دوڑ ضلع نواب شاہ کی نواسی ہیں۔

احباب سے رشتہ کے بہت مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعلان

○ فیڈرل پبلک سروس کمیشن کے تحت BPS-17 میں بھرتی کے لئے مقابلہ کا امتحان جنوری 2000ء میں لیا جائے گا۔ یہ امتحان ایک ساتھ کراچی، لاہور، اسلام آباد، پشاور اور کوئٹہ میں ہوگا۔ تفاصیل چند دن تک قومی اخبارات میں شائع ہوں گی۔ (نظارت تعلیم)

سانحہ ارتحال

○ مکرم مولانا صوفی محمد اسحاق صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

مکرم چوہدری غلام حیدر صاحب آف محلّہ دارالبرکات مورخہ 99-8-21 کو ایک طویل علالت کے بعد وفات پا گئے۔ آپ سلسلہ کے ایک فدائی اور مخلص کارکن تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے زمانہ پرنسپل تعلیم الاسلام کالج کے دوران فزکس کی لیبارٹری کے ڈیمانسٹریٹر تھے بعدازاں امداد گندم کمیٹی کے سیکرٹری بھی رہے۔

مورخہ 99-8-22 کو آپ کا جنازہ صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر میں محترم امیر مقامی و ناظر اعلیٰ محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے پڑھایا جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں آپ کی تدفین ہوئی اور وہاں پر مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ و صدر مجلس انصار اللہ نے دعا کرائی۔ آپ کی عمر بوقت وفات 84-85 سال کے درمیان تھی۔ میرے وہ قریبی عزیز تھے احباب جماعت سے ان کی مغفرت اور بلندی درجات کی درخواست دعا ہے۔

○ مکرم شہزاد اسلم صاحب سیکرٹری مال اطفال الاحمدیہ علاقہ و نائب قائد مجلس وحدت کالونی لاہور اور مکرم رضوان اسلم صاحب نائب ناظم اطفال الاحمدیہ علاقہ لاہور کی والدہ 99-5-24 کو بعمر 55 سال وفات پا گئیں۔ مورخہ 99-5-25 کو صدر حلقہ مکرم ملک نور الٰہی صاحب حلقہ وحدت کالونی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ تدفین کے بعد مکرم مربی صاحب مقامی نے دعا کروائی۔

مرحومہ نے ایک لمبا عرصہ بیماری میں گزارا آپ غریبوں کی ہمدرد، متقی اور پرہیزگار تھیں۔ اور جماعت سے دلی لگاؤ تھا۔

احباب جماعت سے مرحومہ کی بلندی درجات اور ان کے پسماندگان کے صبر جمیل کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم مرزا وسیم احمد نسیم صاحب کا بھانجا ظافر احمد طاہر ابن طاہر محمود پاک آرمی "حال ملتان کینٹ" آف علی پور چٹھہ تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ 99-7-30 وفات پا گیا ہے عزیز وقف نو میں شامل تھا۔

عزیز موصوف محترم اقبال احمد صاحب ناصر سابق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کرونڈی ضلع خیر پور سندھ کا نواسہ، محترم میاں نور محمد صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا پڑنواسہ اور محترم اکبر احمد صاحب طاہر مربی سلسلہ برکینا فاسو افریقہ کا بھانجا تھا۔

احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل سے نوازے۔ آمین

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

یقیناً دوبارہ آؤں گا

بھارت کے نگران وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی نے کہا ہے کہ میں یقیناً دوبارہ اقتدار میں آؤں گا۔ ہمیں عوام کی حمایت حاصل ہو رہی ہے۔ مختصر عرصہ میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ رن آف کچھ کی سرحد پر الرٹ ہیں۔ پاکستان کی طرف سے ہر خطرے کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔

بھارت بنگلہ دیش میں گولہ باری کا تبادلہ

بنگلہ دیش اور بھارت کے درمیان سرحدی تنازعہ پر لڑائی تیز ہو گئی ہے دوسرے روز بھی مارٹر توپوں سے ایک دوسرے پر گولہ باری ہوئی اور مشین گنوں سے شدید فائرنگ کی گئی۔ سرحدی دیہات سے بنگلہ دیشیوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کر دیا گیا۔ صورت حال سنگین ہو گئی ہے۔ بنگلہ دیشی بارڈر فورس کے کمانڈر نے کہا ہے کہ مذاکرات کا اب کوئی امکان نہیں رہا۔

بھارت نے عالمی عدالت کو چیلنج کر دیا

پاکستان کی طرف سے طیارے کی تباہی کے معاملہ میں عالمی عدالت سے رجوع کرنے کا اشارہ ملتے ہی بھارت نے عالمی عدالت انصاف کے دائرہ کار کو چیلنج کر دیا ہے۔ بھارت نے کہا ہے کہ وہ کسی ایسے مقدمے میں اس عالمی عدالت کو تسلیم نہیں کرے گا جس میں پاکستان یا برطانوی دولت مشترکہ کا کوئی دوسرا ملک فریق ہو۔

واجپائی کے پاکستان پر الزامات

بھارتی وزیر اعظم واجپائی نے سکھوں سے دھماکہ خیز مواد اور اسلحہ برآمد ہونے کے بعد پاکستان پر سخت تنقید کی ہے اور کہا ہے کہ پاکستان نے غیر اعلانیہ جنگ مسلط کر دی ہے پولیس نے بتایا کہ بارود اور اسلحہ آئی ایس آئی نے فراہم کیا تھا جو الیکشن کے دوران تباہی پھیلانے کے لئے استعمال ہونا تھا۔ انتخابی جلسوں سے خطاب کرتے ہوئے واجپائی نے کہا کہ کشمیر ہی نہیں پنجاب اور دوسرے علاقوں میں بھی تخریبی کارروائیاں کی جا رہی ہیں۔

کارگل کا معاملہ غلط طریقے سے نبٹایا

کانگرس کی صدر مسز سونیا گاندھی نے بھارتی وزیر اعظم پر الزام لگایا ہے کہ انہوں نے کارگل کے معاملہ کو غلط طریقے سے نبٹایا۔ حکومت نے حساس اداروں کی اطلاعات کو نظرانداز کر کے جھوٹے دعوے کئے۔ انہوں نے کہا کہ وہ دل سے ہندوستانی ہیں اور ہندوستان کے لئے جئیں گی اور مریں گی۔

ترکی کا زلزلہ 12 ہزار ہلاک

ترکی کے زلزلے میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد 12 ہزار سے تجاوز کر گئی ہے۔ متعدد ملکی اور غیر ملکی ادارے گری ہوئی کئی منزلہ عمارتوں سے زخمیوں اور مرنے والوں کو نکال رہے ہیں۔ مگر اب دبے ہوئے لوگوں کے زندہ بچنے کی امیدیں دم توڑ گئی ہیں۔ خیال ہے کہ اب بھی 30 ہزار لوگ ملبے کے نیچے دفن ہیں۔ جن کو نکالا جا رہا ہے۔

امریکی برطانوی طیاروں کی عراق پر بمباری

امریکی اور برطانوی طیاروں نے پیر کے روز بھی عراق پر بمباری کا سلسلہ جاری رکھا۔ جس سے مزید کئی شہری جاں بحق ہو گئے جبکہ کئی زخمی ہوئے۔ طیاروں نے شمالی عراق کے شہر موصل پر بھی حملے کئے۔

خالصتان تحریک پھر سر اٹھا رہی ہے

بھارتی خفیہ ایجنسیوں نے اپنی حکومت کو وارننگ دی ہے کہ خالصتان تحریک پھر سے سر اٹھا رہی ہے۔ وزیر اعظم واجپائی کو بھجوائی گئی ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اس کو آغاز ہی سے روک دیا جائے۔

ایسٹ تیمور میں خونریزی کا خدشہ

انڈونیشیا کے زیر قبضہ علاقے ایسٹ تیمور میں آزادی حاصل کرنے کے سلسلے میں ریفرنڈم کی تیاریاں آخری مرحلے میں داخل ہو گئی ہیں۔ اقوام متحدہ کے مبصرین نے الزام لگایا ہے کہ آزادی کی مخالف ملیشیا لوگوں کو ریفرنڈم میں ووٹ دینے سے روکنے کے لئے ہنگامہ آرائی کر رہی ہے۔ خوں ریزی کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔

سوئٹزرلینڈ فوج کے خفیہ ادارے کا سربراہ برطرف

سوئٹزرلینڈ کی حکومت نے اسلحہ کی سمگلنگ اور کروڑوں ڈالر کے فراڈ کے انکشاف کے بعد فوج کے خفیہ ادارے کے سربراہ کو برطرف کر دیا ہے۔ اسلحہ کی غیر قانونی فروخت سے حاصل ہونے والی رقم برآمد کر لی گئی ہے۔

کسووو میں روسی فوج کے خلاف مظاہرہ

کسووو میں روسی فوج کی تعیناتی کے خلاف مظاہرہ کیا گیا۔ ہزاروں البانوی نژاد کسووو کے باشندوں نے اپنی گاڑیاں کھڑی کر کے روسی فوجیوں کو گزرنے سے روک دیا۔ مسلمانوں نے الزام لگایا ہے کہ یہ فوجی سربوں کی حمایت کریں گے۔

داغستان میں مزید دو دیہات پر قبضہ

داغستان میں مسلمان مجاہدین نے مزید دو دیہات پر قبضہ کر لیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 24 اگست۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 29 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 39 درجے سنٹی گریڈ
25-اگست۔ غروب آفتاب۔ 6-44
26-اگست۔ طلوع فجر۔ 4-11
26-اگست۔ طلوع آفتاب 5-38

ماڈل روڈ لاہور پر امریکہ مردہ باد ریلی

جمیعت علمائے اسلام کے زیر اہتمام مال روڈ لاہور پر امریکہ مردہ باد ریلی سے خطاب کرتے ہوئے مولانا فضل الرحمان نے کہا کہ امریکی پٹھو باز آجائیں ورنہ اعلان جہاد کریں گے۔ اگر گولی میرے جسم سے گزر سکتی ہے تو کلنٹن کے جسم سے بھی گزر سکتی ہے۔ ہم اس سیاست کے خلاف جنگ لڑ رہے ہیں جس میں اقتدار کے لئے امریکہ کے پاؤں پکڑنا پڑیں۔ ناصر باغ سے اسمبلی ہال تک مردہ باد امریکہ اور اللہ اکبر کے نعرے لگائے گئے ریلی میں امریکی سفارت خانے اڑانے کی دھمکی بھی دی گئی مولانا فضل الرحمان نے کہا کہ حکمرانوں نے میرے خلاف قانون بنایا تو اسے جوتے کی نوک پر رکھوں گا۔ ہماری جوابی کارروائی سے امریکی لرز اٹھے۔ گوادر میں کام بند کرنے کی دھمکی دے دی۔ امریکی بحری بیڑے کا عملہ باہر نہیں نکلتا۔ امریکہ سپر پاور نہیں صفر پاور ہے۔ امریکہ مردہ باد ریلی میں دینی مدارس کے طلبہ کی بڑی تعداد شامل تھی۔ پولیس اور ایلیٹ فورس نے ریلی کو گھیر رکھا تھا۔ مولانا فضل الرحمان کے دائیں بائیں مسلح افراد ہر وقت موجود رہے انہوں نے کہا کہ امریکہ نے افغانستان پر حملہ کیا تو اس کا ترکی بہ ترکی جواب دیں گے۔

کھوکھلے نعرے چھوڑنا ہوں گے

صدر مملکت رفیق تارڑ نے کہا ہے کہ نئے رجحانات پر نظر رکھنا ضروری ہے کھوکھلے نعرے چھوڑنا ہوں گے انہوں نے قومی نظریہ پاکستان کونسل کے زیر اہتمام سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دو قومی نظریہ اب محض ایک فطری حقیقت نہیں رہا بلکہ نصف صدی سے زائد عرصہ پر محیط تاریخ کے ایک ایک لمحے نے اس نظریہ کی صداقت اور حقانیت پر مہر تصدیق ثبت کردی ہے۔

بھارت سے دوستی کرو یا کشمیر سے

آل پارٹیز حریت کانفرنس کے پاکستانی رہنماؤں نے کہا ہے کہ پاکستان بھارت سے دوستی کرے یا کشمیریوں سے دوستی کرے۔ کارگل سے واپسی کا معاہدہ ہی کرنا تھا تو اسلام آباد لاہور یا کراچی میں کرلیتے واشنگٹن جانے کی کیا ضرورت تھی۔

ڈار مولاجٹ نہ بنیں

مختلف تاجر تنظیموں نے وزیر خزانہ اسحاق ڈار کے اس بیان پر کہ حکومت ہر صورت جنرل سیلز ٹیکس وصول کرے گی، سخت غم و غصے کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ وزیر خزانہ مولاجٹ نہ بنیں انہوں نے کہا کہ مقصود بٹ ہمارے نمائندہ نہیں۔ ان سے مذاکرات ہمارے لئے قابل قبول نہیں ہوں گے۔ تاہم اندرون شہر کے تاجروں کے بورڈ نے 4 ستمبر کی ہڑتال مسترد کردی ہے اور حکومت کا ساتھ دینے کا اعلان کردیا ہے۔

آزاد کشمیر کے وزیر مستعفی

آزاد کشمیر کے وزیر تعمیرات چوہدری محمد یاسین نے کابینہ نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ ان پر انگلینڈ سے پاکستان آتے ہوئے طیارے میں شراب پی کر بدمستی کرنے کا الزام ہے عدالت نے ان کی عبوری ضمانت خارج کردی جس کے بعد ان کو گرفتار کرلیا گیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ وفاق کی مداخلت سے میرے خلاف منفی رپورٹ آئی ہے۔

بے نظیر اور زرداری کے خلاف بنچ معطل ہو گئے

سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو اور ان کے شوہر آصف علی زرداری کے خلاف نااہلیت کے مقدموں کی سماعت کرنے والے دو بنچ اس وقت تحلیل ہو گئے جبکہ ایک بنچ کے رکن جسٹس راجہ خورشید ریٹائر ہو گئے۔ اس سے قبل جسٹس امجد کی ریٹائرمنٹ پر بھی ایک بنچ تحلیل ہو چکا ہے جب صحافیوں نے لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس سے بنچوں کی تشکیل نو کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے جواب دینے سے گریز کیا۔

مہنگا گھی بلاجواز ہے

حکومت نے کہا ہے کہ گھی کی قیمتوں میں اضافہ بلاجواز ہے۔ مہنگا گھی بیچنے والوں کے خلاف کارروائی کا حکم دے دیا گیا ہے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ فوڈ آئٹمز پر سیلز ٹیکس کا اثر نہیں پڑے گا۔ گھی بنانے والوں کو اسلام آباد طلب کرلیا گیا ہے۔